© rasailojaraid.com

شذرات

کافی مدت کے بعد ہم ماہنامہ الولی کو پھر باقاعدگی سے آپ کے سامنے پیش ہو رہے ہیں۔ دو تین سال سے چند درگاہوں کو چھوڑ کر باقی تمام لواحقین اوقاف سندھ کو کارپوریشنوں بلدیات اور لوکل بورڈوں کے حوالے کیا گیا تھا، شاہ ولی اللہ اکیڈمی بھی اس سے بچ نہ سکی، اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ اس کی موقوفہ زمین جو ۱۱۳۵ ایکڑ بنتی ہے اور ٹھٹہ ضلع میں واقع ہے وہ بھی مقامی لوکل بورڈ ادارہ کے قبضے میں آگئی، لطف یہ کہ اس نہایت سرسبز زمین کو دس روپے فی ایکڑ کے حساب سے دس سال کے لئے ٹھیکے پہ دیا گیا۔ اس طرح اس کی آمدنی لاکھوں روپے سے کم ہو کر ۱۱ ہزار روپے تک رہ گئی اور پھر اس کی وصولی کے لئے ایک منیجر مقرر ہوا، اور یہ چند ہزار بھی اس کی تنخواہ میں چلے جاتے تھے۔ دوسری طرف شریعت کی رو سے کسی بھی وقف زمین کا ٹھیکہ تین سال سے زائد نہیں ہوتا، میں اسی دور میں صوبائی کونسل کا ممبر تھا، وہاں یہ سوال اٹھایا گیا لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ شکر ہے کہ اس سال سے حکومت نے اوقاف کو پھر اپنی تحویل میں لے لیا ہے اور خوش قسمتی سے یہ وزارت حافظ محمد تقی صاحب جیسے نوجوان دیندار کے ہاتھ میں آگئی ہے انہوں نے شاہ ولی اللہ جیسے عظیم تحقیقی اور اسلامی ادارہ کو پھر سے اپنی اشاعتی اور تعلیمی پروگرام کو شروع کرنے میں ہمت افزائی فرمائی اور محکمہ اوقاف سے اس کی امداد جاری فرمائی۔ جزاہ اللہ خیر جزاء

اس ماہ صفر کی دس تاریخ کو ملتان میں شیخ الاسلام غوث العالمین مخدوم بہاؤالدین زکریا ملتانی کی

© rasailojaraid.com